## سوال

(67) مسلمان کو غلہ کی تجارت سے ایمان بدل جاتا ہے۔ یہ قول صحیح ہے یا غلط؟

## جواب

*السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ*

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان کو غلہ کی تجارت نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے ایمان بدل جاتا ہے۔ یہ قول صحیح ہے یا غلط اور مسلمان کو غلہ فروشی کرنے کے شرعاً مجاز ہیں یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ*
*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

مسلمان کو غلہ کی تجارت جائز ہے۔ منع ہوتی تو طبقہ اولیٰ کے مسلمان کیوں کرتے حدیث شریف میں احتکار منع ہے۔ احتکار کہتے ہیں غلہ بند رکھنا جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ اور گراں بکے قدرتی موسمی بیشی سے فائدہ اٹھانا منع نہیں۔

## تشریح مفید

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے۔ کیونکہ وہ احتکار ہے اور احتکار حرام ہے۔ آیا یہ قول صحیح ہے یا نہیں ینوا توجروا۔

جواب۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا قول زید کا بدیہی البطلان ہے۔ کیونکہ تجارت غلہ کی عموماً ہرگز حرام نہیں۔ اور نہ وہ احتکار ہے۔ البتہ خریدنا غلہ وغیرہ کا جو قوت ہو۔ آدمیوں کا یا بہائم کا گرانی میں فروخت کیا جائے۔ احتکار ممنوع اور حرام ہے۔ امام نوویؒ منہاج وشرح صحیح مسلم بن الحجاج ص 31 میں فرماتے ہیں۔ قال اہل اللغة الخاطی بالہمزة ہو العاصی الاثم وہذا الحدیث صریح فی تحریم الاحتکار قال اصحابنا الاحتکار المحرم ہو الاحتکار فی الاقوات خاصة وہو ان یشتري الطعام فی وقت الغلاء للتجارة ولا یبیعه فی الحال بل یدخره لیغلو ثمنہ انتہی

اور طیبی مرحوم شرح مشکواة المصابیح میں لکھتے ہیں۔ الاحتکار محرم ہو فی الاقوات خاصه بان یشتري الطعام فی وقت الغلاء ولا یبعہ فی الحال بل یدخره لیغلوا نتہی

مجالس ابرار میں مرقوم ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فہو اخاطی ہذا الحدیث من صحاح المصابیح رواہ عمر بن عبد اللہ ومعناہ ان من یجمع الطعام الذي یجلب الی البلاد یحبسہ لیبیعہ فی وقت الغلاء فہو اثم لتعلق حق العامة بہ وہو ابا لحبس والامتناع عن البیع یرید ابطال حق ہم ومتضیق الامر علیہم وہو ظلم عام وصاحبہ ملعون لما روي انہ علیہ السلام قال الجالب موزوق والمحتکر ملعون فانہ علیہ السلام بین فی ہذا الحدیث ان الذي یجيئ الی البلاد ویحبسہ لیبعہ فی وقت الغلاء فہو ملعون بعید من الرحمة ولا یحصل لہ البرکة ما دام فی ذالک الفعل انتہی وفی مجمع البحار من احتکر طعاما اي اشتراه وحبسہ لیقل فیغلوا والحکر والحکرة الاسم منہ وفی موضع اخر من احتکر فہو خاطیئ بالہمزة المحرم من الاحتکار ما ہو فی الاقوات وقت الغلاء للتجارة ویدخره للغلاء انتہی وفی

الفتح فیه اشعار بان الاحتکار انما یمنع فی حالۃ مخصوصۃ انتہی

اوراگر بازار سے خرید نہ کرے۔ بلکہ اس کی زمین کا ہو۔ یا ارزانی میں کرے۔ لیکن اس کو روکے نہیں۔ بلکہ فوراً بیچ ڈالے۔ یا گرانی میں اس کو روکے لیکن تجارت مقصود نہ ہو۔ بلکہ مصارف روزمرہ کیلئےَ اس نے مول لیا ہو یا جنس قوت بشر اور بہائم سے خارج ہو تو ان سب صورتوں میں تجارت مذکور حرام نہیں بلکہ جائز اور درست ہے۔ بالاتفاق حنفیہ اور شافعیہ الخ۔

(فتاویٰ ثنائیہ۔جلد2ص447۔448) )بحوالہ فتاوی نزیریہ جلد2ص26۔(

## فتاویٰ علمائے حدیث

### جلد14ص81-82

### محدث فتویٰ